صحابۂ کرامؓ کے سلسلے میں علمائے دیوبند کا معتدل موقف

از: مولانا اشتیاق احمد قاسمی
مدرس دارالعلوم دیوبند

حضراتِ صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین انبیائے کرام علیہم السلام کے بعد روئے زمین کی سب سے برگزیدہ جماعت ہیں، قرآن کریم میں ان کی ایمانی صداقت، ان کے فضائل وکمالات وضاحت کے ساتھ موجود ہیں، ان سے رضائے الٰہی کی شہادت کی بھی بار بار صراحت ہے؛ ان سب کے باوجود صحابۂ کرامؓ انبیائے کرام علیہم السلام کی طرح معصوم نہیں؛ ہاں محفوظ ضرور ہیں؛ ان کی خصوصیت یہ ہے کہ انھوں نے کسی غلطی پر اصرار نہیں کیا، غلطی ہوتے ہی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معافی مانگ لی، توبہ واستغفار کرلیے؛ اس لیے پوری امت کا عقیدہ ہے کہ گناہ کے صادر ہونے کی وجہ سے ان کے ایمان میں کوئی فرق نہیں آیا، رضائے الٰہی اور رحمتِ خداوندی کے مینارۂ نور پر وہ بہ دستور فائز ہیں، ان سے ان کی عدالت ہرگز مجروح نہیں ہوئی، پوری اُمت نے بڑے ہی احترام کے ساتھ ان کو "الصحابةُ كلُّهم عدُول" کا سہرا پہنایا ہے۔

قیامت تک وہی فرقہ اہلِ حق کہلائے گا جو صحابۂ کرامؓ کے مطابق دین کی تشریح کرے گا، جو فرقہ صحابۂ کرامؓ کی روِش سے جتنا دور ہوگا، وہ حق سے اتنا ہی دور ہوگا، اور جو جتنا قریب ہوگا وہ حق سے اتنا ہی قریب ہوگا، اہل السنۃ والجماعۃ کا کوئی فرد ایسا نہیں جو صحابۂ کرامؓ پر لعن طعن کو جائز سمجھتا ہو، صحابۂ کرامؓ کی عدالت پر امتِ مسلمہ میں سلف وخلف کا اجماع ہے، محدثین نے روایتِ حدیث کی تحقیق میں جرح وتعدیل کے اصول مرتب کیے؛ مگر صحابۂ کرامؓ کی چوکھٹ پر آکر سب کے سب رُک گئے، کسی نے ایک قدم آگے نہیں بڑھایا۔ ہر ایک نے سارے صحابۂ کرامؓ کو عادل وصادق قرار دیا، کسی کو نقد وجرح کا نشانہ نہیں بنایا۔

اہل السنۃ والجماعۃ کے علاوہ فرقوں نے صحابۂ کرامؓ کو نشانہ بنایا، مثلاً ماضی بعید میں معتزلہ اور خوارج نے صحابۂ کرامؓ کو تنقید کا نشانہ بنایا، شیعوں نے مخالفت میں نہایت مکروہ روش اختیار کی، یہ

صحابۂ کرامؓ کو کافر و مرتد کہتے ہوئے بھی نہیں چوکتے، عصر حاضر کے بعض فرقے صحابۂ کرامؓ کے سلسلے میں انھیں باطل فرقوں کی روش پر ہیں؛ مثلاً ''جماعتِ اسلامی کے سربراہ مولانا ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے جگہ جگہ صحابہؓ پر تنقید کی ہے، ان کی کتاب ''خلافت وملوکیت'' میں اس کی متعدد مثالیں موجود ہیں، ایک جگہ نہایت ہی بے باکی سے لکھتے ہیں:

''محض صحابیت کے شرف سے کوئی غلطی ''شریف کام'' نہیں بن سکتا؛ بلکہ صحابی کا بلند مقام اس غلطی کو حد درجہ نمایاں کردیتا ہے۔'' (خلافت وملوکیت، ص:۱۴۳)

مولانا مودودیؒ نے جماعتِ اسلامی کے دستور میں یہ وضاحت کی ہے کہ اللہ اور رسول ﷺ کے علاوہ کوئی بھی تنقید سے بالاتر نہیں (دستور جماعت اسلامی ص ۵)، گویا انھوں نے صحابۂ کرامؓ پر تنقید کرنے کو اپنے اصول میں داخل کیا ہے۔ ان کے نزدیک صحابۂ کرامؓ کے اقوال وافعال کی کوئی اہمیت نہیں، یہ بھی شیعہ اور خوارج کی طرح اہل السنۃ والجماعۃ کی راہِ مستقیم سے ہٹے ہوئے ہیں۔

عصرِ حاضر کے فرقوں میں غیر مقلدین بھی اہل السنۃ والجماعۃ کے طرزِ فکر وعمل سے منحرف ہیں، انھوں نے آثارِ صحابہؓ کو درخورِ اعتناء نہیں سمجھا، اجماعِ صحابہؓ کا انکار کیا، اور بات یہاں تک پہنچ گئی کہ انھوں نے ''بیس رکعات تراویح'' کو بدعتِ عمری قرار دیا، ''جمعہ کی پہلی اذان'' کو بدعتِ عثمانی قرار دیا اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے رسول اللہ ﷺ سے ترکِ رفع یدین کو نقل کیا تو ان پر الزامات کی بوچھاڑ کردی، صحابۂ کرامؓ کے اجتہادات ان کے فتاویٰ اور تفاسیر کو ناقابلِ اعتبار ٹھہرایا، بعض غیر مقلدین نے صحابۂ کرامؓ کے خلاف بغض ونفرت کا شدید اظہار کیا ہے؛ چناں چہ:

❁ مشہور غیر مقلد عالم مولانا وحیدالزماں حیدرآبادی لکھتے ہیں: ''بعض صحابہ فاسق تھے'' (نزلُ الأبرابر، ۹۴/۲) انھوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ: ''معاویہؓ پر دنیا کی طمع غالب ہوگئی تھی، ان کو تمام خاندانِ رسالت سے دشمنی تھی''۔ (لغاتُ الحدیث: ۱۴/۲) ایک جگہ انھوں نے حضرت امیر معاویہؓ وعمرو بن عاصؓ دونوں کو باغی سرکش اور شریر لکھا ہے۔ (لغاتُ الحدیث: ۳۶/۲)

❁ ایک دوسرے غیر مقلد عالم مولوی عبدالحق لکھتے ہیں: ''عائشہ حضرت علیؓ سے لڑتے ہوئے مرتد ہوئی، اگر بے توبہ مری تو کافر مری''۔ ایک جگہ لکھتے ہیں: ''صحابہ کو پانچ پانچ حدیثیں یاد تھیں، ہم کو سب حدیثیں یاد ہیں، صحابہؓ سے ہمارا علم بڑا ہے صحابہؓ کو علم کم تھا''۔ (کشف الحجاب: ص:۲۱)

❁ ایک دوسرے غیر مقلد جناب حکیم فیض عالم لکھتے ہیں: ''سیدنا علیؓ کے خودساختہ حکمرانہ عبوری دور کو خلافتِ راشدہ میں شمار کرنا صریحاً دینی بددیانتی ہے''۔ اس طرح کی گستاخی اس کتاب

میں متعدد جگہوں پر موجود ہے۔(خلافتِ راشدہ، ص:۵۵، ۵۶)

ایک جگہ حضرت حسنؓ وحسینؓ کی توہین کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''حضراتِ حسنینؓ کو زمرۂ صحابہؓ میں شمار کرنا صریحاً سبائیت کی ترجمانی ہے، یا اندھا دھند تقلید کی خرابی۔'' (سیدنا حسن بن علیؓ، ص:۲۳)

ایک جگہ لکھتے ہیں: ''سیدنا حسنؓ کی موت کے متعلق اپنی تالیفات ''عترتِ رسول ﷺ'' اور ''حسن بن علیؓ'' میں دلائل کے ساتھ ثابت کر چکا ہوں کہ کثرتِ جماع، ذیابیطس اورتپِ محرِقہ سے ہوئی، آپ کہاں شہید ہوئے تھے اورآپ کوکس نے شہید کیا تھا؟''۔ (خلافتِ راشدہ، ص: ۱۱۵)

ایک جگہ لکھتے ہیں: ''سیدنا حسنؓ کثرت سے حرم کی زندگی (کثرتِ جماع) کے دل دادہ تھے، جس کی وجہ سے آپ کو بعض روایات کے مطابق آخری ایام میں سِل کا عارضہ لاحق ہوگیا تھا۔'' (سیدنا حسن بن علیؓ، ص:۸۰)

غیرمقلدین شیعوں کی طرح صحابۂ کرامؓ کے تئیں سب سے زیادہ گستاخ ہیں، مذکورہ بالا مثالیں محض نمونہ کے لیے دی گئی ہیں، ورنہ ان کی کتابیں اس طرح کے مکروہ مواد سے بھری ہوئی ہیں۔ یہ لوگ ''عظمتِ صحابہؓ'' کے عنوان سے جہاں کہیں پروگرام کرتے ہیں وہ محض اہل السنۃ والجماعۃ کو دھوکہ دینے کے لیے کرتے ہیں کہ آؤ! غیر مقلدیت قبول کرلو، ہم بھی تمہاری طرح صحابۂ کرامؓ کو مانتے ہیں، بہ ظاہر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ لوگ شیعوں کی طرح تقیہ کرتے ہیں۔

علمائے دیوبند نے سلفِ صالحین کی طرح بلا استثناء سارے صحابہ کرامؓ کو عادل ومعتبر سمجھا ہے، ان کے نزدیک احکامِ شرعیہ کے لیے ایک طرف آیات واحادیث مآخذ ہیں، دوسری طرف آثارِ صحابہؓ بھی مآخذِ شریعت ہیں، ان سے بھی شرعی احکام ثابت ہوتے ہیں؛ اس لیے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو براہِ راست دیکھا، اسلام کا کون سا حکم ناسخ اور کون سا حکم منسوخ ہے؟ یہ وہی بتا سکتے ہیں، کون سا عمل آپ ﷺ کے لیے خاص تھا اور کون سا امت کے لیے تھا؟ سب کو اچھی طرح جانتے تھے۔

قرآن وحدیث کی تشریحات کے ناقابلِ اعتماد ہونے کے لیے بس اتنا کافی ہے کہ صحابۂ کرامؓ کو درمیان سے نکال دیا جائے، مسلمانوں کے جس فرقے نے آثارِ صحابہؓ کو درمیان سے نکال دیا، ان کی تحریروں کو دیکھا جائے تو اندازہ ہوگا کہ انھوں نے دین میں اپنی طرف سے بہت سی باتیں بڑھادی ہیں؛ بلکہ انھوں نے دین اور احکامِ شرعیہ کو کھلونا بنا رکھا ہے شیعہ، جماعتِ اسلامی اور غیر مقلدین سب نے ایک ہی حجام سے سر مونڈوایا ہے۔

علمائے دیوبند نے اپنی تحریروں اور تقریروں میں بار بار درج ذیل موقف کی صراحت کی ہے کہ:

۱- حضراتِ صحابہؓ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ اور منتخب بندے ہیں، انبیائے کرامؑ کے علاوہ جن وانس کا کوئی بھی فرد ان کے مقام ومرتبہ تک نہیں پہنچ سکتا۔

۲- عہدِ نبوی کے بعد صحابۂ کرامؓ کا دور سب سے بہتر ہے۔

۳- صحابۂ کرامؓ کی محبت رسول اللہ ﷺ سے محبت کی علامت ہے اور اُن سے بغض وعناد رسول اللہ ﷺ سے بغض وعناد کی نشانی ہے، صحابۂ کرامؓ کو اذیت دینا خود رسول اللہ ﷺ کو اذیت دینے کے مرادِف ہے۔

۴- صحابۂ کرامؓ کی عیب جوئی کرنا اور ان کو تنقید وتنقیص کا نشانہ بنانا حرام، ناجائز اور اکبرُ الکبائر گناہ ہے۔

۵- امت کا سارا مجد وشرف، بزرگی اور وقار صحابۂ کرامؓ کے ساتھ وابستگی پر موقوف ہے، اور ان کا قول وعمل امت کے لیے حجت ہے۔

جو لوگ رطب ویابس تاریخی روایات پر اعتماد کرلیتے ہیں، اور محض ان بے سروپا روایات کی وجہ سے بعض صحابۂ کرامؓ پر سخت وسست تنقید کرنے لگتے ہیں، ان کو یہ یاد رکھنا چاہیے کہ فقہائے امت نے اس کی تاکید فرمائی ہے کہ عقائد واحکام اور حلال وحرام کے باب میں ان روایات کی ہرگز کوئی اہمیت نہیں وہ ناقابلِ اعتبار ہیں، صحابہؓ سے عقیدت واحترام کا راست تعلق عقائد سے ہے، عقیدے کے بغیر دین وایمان سلامت نہیں رہ سکتا۔ (مقامِ صحابہ، ص: ۲۳)

اخیر میں شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی نَوَّرَ اللّٰہُ مرقدہٗ کا ایک مکتوب نقل کرنا مناسب ہے، فرماتے ہیں:

''صحابۂ کرامؓ کی شان میں جو آیات وارد ہیں وہ قطعی ہیں، جو احادیثِ صحیحہ ان کے متعلق وارد ہیں وہ اگرچہ ظنی ہیں؛ مگر ان کی اسانید اس قدر قوی ہیں کہ تواریخ کی روایات ان کے سامنے ہیچ ہیں؛ اس لیے اگر کسی تاریخی روایت میں اور آیات واحادیثِ صحیحہ میں تعارض واقع ہوگا تو تواریخ کو غلط کہنا ضروری ہوگا''۔ (مکتوباتِ شیخ الاسلام: ۲۴۲/۱، مکتوب نمبر: ۸۸)

❁ ❁ ❁